OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:1, Issue: 2, July - Dec 2020
DOI:10.51665/al-duhaa.001.02.0038, PP: 119-128

ہندومت اور اسلام میں تصور خدا کا تقابلی مطالعہ

The Concept of God in Islam and Hinduism –A comparative Study-

Published: 28-12-2020
Accepted: 26-11-2020
Received: 25-10-2020

Mr. Haroon ur Rashid
Lecturer Department of Islamic Studies & Religious Affairs,
University of Malakand, Chakdara Dir (L) KPK.
Email: haroonrk88@mail.com

Mr. Aziz Ahmad
Lecturer Department of Islamic Studies & Religious Affairs,
University of Malakand, Chakdara Dir (L) KPK.
Email: azizroomi92@gmail.com

Abstract

It is a reality in world history that human and religion are inseparable from the beginning of the world. In the beginning religion for all humans was only one. But with the growth of human generation, humanity diverged from religion. Then the creator of the universe sent his messengers to guide mankind to straight path. But sometime after the death of the messengers and their companions, the believers coming at that time replaced the teachings of God. And they adopted a new man-made religion. Thus the number of religious increased in the world, now there are many religions in the world, the large and most popular religious are Christianity, Islam, Hinduism, Judaism, Buddhism and Sikhism. In the Aryan era, the Hindus were believers in one God, just like the like Muslims. Then gradually the number of Gods increased to millions, in this article we will compare the concept of God in Islam and Hinduism with the definition of both religions.

Keywords: *God, Islam, Hinduism, Brahma, Vishnu, Shiva.*

CC BY

جب ہم مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ جب سے یہ کائنات وجود میں آئی ہے۔ تب سے انسان اور مذہب ساتھ ساتھ ہیں۔ ابتداء میں تمام انسانوں کا مذہب ایک تھا۔ مگر جوں جوں انسانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا، لوگ مذہب سے دور ہونے لگے۔ پھر خالقِ کائنات نے مختلف ادوار میں انسانوں کی راہنمائی کے لئے پیغمبر بھیجے۔ لیکن پیغمبروں اور ان کے خواص کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے کچھ عرصہ بعد ان کے بالواسطہ ماننے والوں نے ان کے پیغام پر عمل کرنے کے بجائے خود سے نئے دین اور مذاہب اختیار کرلی، اس طرح مذاہب کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور اس وقت دنیا میں کئی مذاہب پیدا ہو چکے ہیں، جن میں سے مشہور مذاہب اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندوازم، زرتشت، بدھ ازم، سکھ ازم شامل ہیں۔ آنے والے صفحات میں اسلام اور ہندومت میں تصور خدا کا تقابلی مطالعہ پیش کریں گے؟ پہلے دونوں مذاہب کی تعریف، پھر دونوں کی مشترکہ عقائد، پھر مختلف عقائد اور آخر میں نتائج بیان کریں گے۔

ہندومت کی تعریف: ہندومت میں بے پناہ وسعت ہے اس کے رخ بہت سے ہیں۔ اس لئے اس کی جامع ومانع تعبیر نہیں کی جاسکتی تاہم اس کے وسیع لیٹریچر میں ہندومت کے سلسلے میں جو مختلف بیانات ملتے ہیں ان کی روشنی میں جو تقریبی تعریف ہوسکتی ہے وہ یہ ہے:

- ہندومت ہندوں کے مطابق زندگی کا ایک طریقہ ہے، جس میں ایک طرف لوگوں کو خیالات کی پوری آزادی حاصل ہے تو دوسری طرف لوگوں کو ملک کے باضابطہ رسم ورواج کو پورا کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے[(1)]۔
- ہندومت وہ سماجی و عملی قانون واصول ہے، جو قدیم رشی منی کی باتوں پر مبنی ہو۔
- ہندومت وہ ہے جو اصلی ویدوں، اپشندوں اور پرانوں وغیرہ سے موئد ہو، اور جو ایشور کو قادر مطلق، غیر متشکل ہونے میں شبہ نہ کرتے ہوئے مختلف روپ اختیار کرنے کی بھی بات مانتا ہوا سے کسی گرنتھ یا شخص کا قیدی نہیں بتاتا، جو روح کو اس سے الگ نہیں کرتا اس کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرنے کے ساتھ اس کے علامتوں (مثلا مورتیوں) کو مسترد نہیں کرتا، جو کرم، یوگ، بھگتی، گیان کی راہ پر چلتے ہوئے دھرم، ارتھ، کام، موکچھ کو زندگی کا نصب العین بتاتا ہے[(2)]۔
- ہندومت، ہندوپن ہے جس میں ہندو مریادا، ہندو تہذیب، ہندو تمدن، ہندو روایات، اور ہنو فن وغیرہ بھی آجاتے ہیں[(3)]۔
- بھارت ورش میں بسنے والے قدیم قوموں کے دھرم کا نام ہندومت ہے[(4)]۔
- ہندومت غیر متشدانہ طریقہ سے حق کی تلاش ہے، آدمی خواہ خدا پر یقین نہ کرے[(5)]۔

اسلام کی تعریف: اسلام ایک عربی لفظ ہے جو لفظ سلام سے بنا ہے جس کا مطلب ہے "سلامتی" یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت وتابعداری کرتے ہوئے سلامتی حاصل کرنا[(6)]۔

اسلام آسمانی مذاہب میں قدیم دین اور جدید شریعت ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق دین ابتداء ہی سے ایک رہا ہے، افرنیش عالم سے لے کر محمد علیہ الصلاۃ والسلام تک جتنے بھی انبیاء کرام اور معلّم دین خدا کی طرف سے حق واشاعت پر مامور ہوئے ہیں استثناء کے بغیر سب کا دین اسلام ہی رہا ہے جدید ترین اس معنی میں ہے کی اس دین کی تکمیل نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام

کے بعثت کے ساتھ ساتویں صدی عیسوی میں ہوئی۔

اسلام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے پر زور دیتا ہے"لا اله الا الله "ساری مذہب کی بنیاد ہے،اسلام میں داخل ہونے کے لئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، محمد علیہ الصلاۃ والسلام کی نبوت اور قرآن مجید کے آخری کتاب ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے،اس کے ساتھ سابقہ انبیاء اور کُتب پر یقین بھی ایمان کا حصہ ہے، حیات بعد الممات، روز جزا وسزا، اور جنت وجہنم کا اسلام میں واضح تصور موجود ہے۔ نماز، روزہ، حج اور زکٰوۃ دین اسلام کے ستون ہے[7]۔

قرآن مجید کو دنیا کی مذہبی کتب میں ایک ممتاز اور بے مثل مقام حاصل ہے۔ یہ لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے[8]۔ یہ رشد وہدایت اور ابدی دانائی کی کتاب ہے۔ قرآن مجید میں قادر مطلق کی وحدانیت اور یکتائی پر زور دیا گیا ہے جو دین اسلام کی اساس ہے۔ قرآن مجید کے مطابق راست رویہ، پرہیزگاری، حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے کرنا حقیقی اسلام ہے[9]۔

ہندومت اور اسلام میں خدا کا تصور

ہندومت ابتدائی زمانہ میں توحید پر قائم تھی۔ البیرونی[10] اپنی کتاب "کتاب الہند "میں لکھتے ہیں: "خدا کے متعلق ہندوؤں کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ ایک ہے ازلی ہے جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا ہے اپنے فعل میں مختار ہے حکیم ہے زندہ ہے زندہ کرنے والا ہے جس کا کوئی مقابل ومماثل نہیں نہ وہ کسی چیز سے مشابہ ہے یہ کوئی چیز اس سے مشابہت رکھتی ہے"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں ہندو صرف ایک ہی خدا کو مانتے تھے اور اسی ایک خدا کی پرستش کرتے تھے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں بت پرستی اور مظاہر پرستی عام ہو گئی[11]۔ اسلام اور ہندومت کے درمیان فرق صرف ایک "s" کا ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز کا مالک خدا ہے، (Everything is God's) اور ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز خدا ہے (Everything is God) یعنی درخت خدا ہے، سورج خدا ہے، سانپ خدا ہے، بندر خدا ہے، گائے خدا ہے وغیرہ۔

اگر آپ ایک عام ہندو سے دریافت کرے کہ وہ کتنے خداوؤں پر یقین رکھتا ہے تو ان میں سے کچھ کہیں گے تین خداوؤں پر کچھ کہیں گے 33 خداوؤں پر اور کچھ کہیں گے ایک ہزار خداوؤں پر جبکہ کچھ کہیں گے تین کروڑ تیس لاکھ پر یعنی 330 ملین پر۔ لیکن اگر یہ سوال کسی عالم فاضل ہندو سے کیا جائے جو ہندوؤں کے مذہبی کتب سے واقف ہو تو وہ جواب دے گا کہ درحقیقت ایک ہندو کو ایک خدا پر ایمان لانا چاہئے[12]۔

اب ہم آتے ہیں ان باتوں کے طرف جو اسلام اور ہندومت میں خدا کے بارے میں ایک جیسے ہے، پہلے ہندووں کا عقیدہ پھر اسلام کا عقیدہ ذکر کریں گے۔ اس کے بعد اختلافی عقائد کو بیان کریں گے:

- اپنشد میں ہے" خدا محض ایک ہے دوسرا خدا کوئی نہیں ہے"[13]۔

یہی بات قرآن پاک میں بھی ذکر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴾[14]

کہو وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اور محض ایک ہے۔

- اپنشد میں ہے"اس کا نہ کوئی باپ ہے یہ ماں ہے نہ ہی اس کا کوئی حاکم ہے"[15]۔

یہی بات قرآن پاک میں بھی ذکر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴾[16]

نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

- اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں وہ بڑی شان والا ہے[17]۔

یہی بات قرآن پاک میں بھی ذکر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ﴾[18] اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

ہے۔

- اس کو دیکھا نہیں جا سکتا کسی نے بھی اس کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا[19]۔

اس قسم کی بات قرآن پاک میں بھی ذکر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴾ [20] آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتی اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہے اور وہی ہے پورا باطن پورا خبر دار۔

- خدا عظیم ہے[21]۔

اس قسم کا پیغام قرآن پاک میں بھی ذکر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴾ [22]

سب سے بڑا بلندی والا۔

- اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تمام تعریفیں اسی کے لئے ہے[23]۔

یہی بات قرآن میں بھی ذکر ہے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [24] تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

- مہربانی کرنے والا ہے[25]۔

اس قسم کا پیغام قرآن پاک میں بھی ذکر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ [26] بہت مہربان رحمت والا

ہے۔

- ہمیں سیدھے راستے پر چلاو ہمارے گناہوں کو معاف فرما[27]۔

اس قسم کا پیغام قرآن پاک میں بھی ذکر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ [28] ہم کو سیدھے راستے ہو چلا راستہ ان لوگوں جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی۔

- وہ تمام جانداروں اور بے جانوں کا رب ہے اسے چھوڑ کر ہم کس خدا کی پرستش کرتے ہیں اور نذرانے چڑھاتے ہے[29]۔
- اس کا کوئی اکار کوئی تصویر نہیں وہ نراکار ہے، اسے کوئی اپنے آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔[30]
- اوپر اطراف میں درمیان میں کہیں کسی نے اس کا احاطہ نہیں کیا اس کی کوئی صورت نہیں ہے اس کی شان عظیم ہے[31]۔
- وہ ہی ہر چیز کا نگہبان ہو اور وہ جسم سے پاک ہے[32]۔
- چاند اور یہ سبھی سیارے اسی کی حمد کرتے رہتے ہیں[33]۔
- اسی نے سورج کو روشن کیا رات کو بنایا، ہوا کو بنایا، جہتوں کو تخلیق دی، زمین آگ پانی کو اسی نے تخلیق دیا اور وہ خود ہی سے ہے کسی نے اسے پیدا نہیں کیا[34]۔

ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ آریائی ہندو زمانہ قدیم میں ایک خدا کی پرستش کے قائل تھے جسے ان کے بعض کتابوں میں ایشور کے نام سے یاد کیا گیا ہے لیکن دور جدید کے ہندو تثلیث یعنی تین خداوؤں کے قائل ہیں۔

1: برہما

2: وشنو

3: شیو

ان تینوں کو ہندوؤں کی مذہبی کتب میں "تری مورتی" کا نام دیا گیا ہے اور آج کل کے یہودی اس تثلیث کے عقیدے

کو "ٹگڈم" بھی کہتے ہیں اس اعتبار سے تثلیث، تری مورتی اور ٹگڈم آپس میں مترادف الفاظ ہے کچھ عرصے تک تو ہندو اسی تثلیث کے عقیدے پر قائم رہے لیکن بعد میں ان کے یہاں دیوتاؤں کا ایک ایسا لامتناہی اور نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوا کہ خود ہندوؤں کی تعداد کم پڑ گئی اور ان کی دیوی دیوتاؤں کی تعداد ان سے بڑھ گئی۔

1: برہما:

یہ دیوتا ہندووں کی نزدیک کائنات کا خالق اور نقطہ آغاز تصور مانا جاتا ہے۔ ہندو تثلیث میں برہما کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ یہ دیوتا پسرتش کے اعتبار سے سب سے کم ہے، پورے ہند میں صرف چند ایک ہی ایسے مندر ہیں جو برہما کے نام پر بنے ہیں۔ برہما کے متعلق ہندوؤں کا یہ نظریہ ہے کہ وہ ایک مطلق روح ہے جو اپنی ذات پر قائم ہے کسی کا محتاج نہیں۔ تمام عالم پر محیط ہے۔ ہر ہندو کی تمنا ہے کہ وہ ایک روز اس روح مطلق میں جذب ہو جائے اسی میں اپنا نجات خیال کرتے ہیں۔ اس کے مجسمے میں چار سر اور چار ہاتھ دکھائے جاتے ہیں جن میں ایک ہاتھ میں چمچہ، دوسرے میں لوٹا اور قربانی کا سامان، تیسرے میں تسبیح اور چوتھے میں وید ہوتا ہے۔ اس کی سواری ہنس ہے۔ یہ میروپربت پر اپنی بیوی (سرسوتی) کے ساتھ رہتا ہے جو آرٹس کی دیوی ہے اور مور پھر سوار رہتی ہے[35]۔

2: وشنو:

موجودہ ہندوؤں کے یہاں اصل معبود دو ہی ہے۔ 1: وشنو 2: شیو

اور ان دونوں میں سے وشنو کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ اشیاء کا محافظ اور نگہبان ہے اور اس کی بنیادی خصوصیت، انسانیت کے ساتھ اس کا تعلق شمار ہوتی ہے اور اس کی بیوی لکشمی دولت اور عیش و عشرت کی نمائندہ ہے۔ ہندوؤں کے یہاں الوہیت کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا الہ حرکت کے بجائے سکون کا مظہر ہوتا ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ انسانی دعاوؤں اور عبادتوں کے بدولت وشنو کو حرکت میں لایا جاسکے لیکن مادی دنیا میں معبود کا آنا حلول کی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نیک انسان کی شکل میں آکر غمزدہ افراد کی فریاد پرسی کرے۔ چنانچہ ہندوؤں کے دو مشہور معبود رام اور کرشن اسی وشنو کے اوتار سمجھے جاتے ہیں، وشنو بڑا معبود تھا اور اس نے رام اور کرشن جو آدمیوں کے نام تھے میں خود کو مجسم کر لیا تھا اور یہ حلول انسانی شکل و صورت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جانوروں اور پودوں کی شکل میں بھی ہو سکتا ہے اور اس عقیدے کی بناء پر ایک ہندو کے لئے اپنے معبود کو دنیاوی واقعات میں ڈال کر لے آنا کچھ مشکل نہیں لگتا۔ وشنو کے بھی چار ہاتھ ہے ان چار ہاتھوں میں بالترتیب سنگھ، گرز، چکر اور کنول کا پھول ہیں اور یہ پرندے اور انسان سے بنا ایک جانور پر سوار ہوتا ہے۔

3: شیو:

ہندوؤں کے یہاں اسے وشنو کی الٹ سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ زندگی کی قدیم شکلوں کو مٹاتا ہے بنانے اور بگاڑنے کی تمام اشکال و صورتوں کا مالک ہے، ہزاروں انسانوں کو موت کی نیند سلاتا ہے، ہزاروں جانور اس کے نام پر قربان کئے جاتے ہیں۔ ایک ہندو عابد بڑی ریاضتیں اور نفس کشی کرکے رہبانیت کے مدارج طے کرتا ہے اور اس طرح شیو کا تقرب حاصل کرتا ہے، چنانچہ ہندوستان کے اکثر فقیر اور درویش اسی کے پرستار تھے۔ اس کی پیشانی پر ایک تیسری آنکھ بھی ہوتی ہے جسے "ترلوچن" کہتے ہیں۔

شیو کی سب سے اہم علامت "ترشول" ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر جوگی ترشول اٹھائے ہوئے یا اپنے چہروں پر ترشول بنائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ شیو کی بیویوں میں "کالی" سب سے زیادہ خطرناک اور ہیبت ناک ہے[36]۔

اسی طرح تری مورتی کے علاوہ ہندوؤں کے بے شمار دیوی دیوتا ہے ویدوں میں ان کی تعداد مختلف ہے۔ یجروید میں لکھا گیا ہے دیوتا کل 33 ہے یعنی 11 زمین پر، 11 آسمان پر اور 11 اوپر جنت میں۔

رگ وید میں لکھا گیا ہے کہ کل دیوتا 3340 ہے اور رگ وید کے بیان کے مطابق 3339 دیوتاؤں نے مل کر آگ

دیوتا کو گھی سے سینچا اور اس کے پاس گئے پس 3339 دیوتاؤں میں اضافہ ہوا تو 3340 دیوتا بن گئے [37]۔

ہندوؤں کے نزدیک بلحاظ جائے رہائش دیوتاؤں کے تین اقسام ہیں:

1: پھرتوی ستھانی (زمین میں رہائش والے)

2: مرھیہ ستھانی (جو فضا میں مقیم ہے)

3: دیو ستھانی (جو آسمان میں رہنے والے ہیں)

دیوتاؤں کی یہ کثرت شرک فی ذات الٰہی ہے۔ ہندو روح، مادہ، آکاش اور زمانہ کو خدا کے برابر گردانتے ہیں تو یہ شرک فی صفات الٰہی ہے اسی طرح آگ، پانی، پہاڑ، زمین، سورج اور چاند کی پوجا کرنا شرک فی عبادت الٰہی ہے [38]۔

ویدوں کی رو سے خدا کا تصور:

- وہ آگنی ہے، وہ وایو ہے، وہ چندرما ہے، وہ روشنی ہے، وہ آپا ہے، وہ پرجاپتی ہے [39]۔
- کیا میں اس روح بدترین کو جان سکتا ہو جو سب کچھ ہے اور تاریکی سے بری ہے صرف اسی کو جان کر کوئی موت عظیم سے فتح پا سکتا ہے نجات کے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے [40]۔
- ہزاروں سرو والا ایشور، ہزاروں آنکھوں والا، ہزاروں پاؤں والا وہ تھرلوکی کو سب طرف سے گھیر کر ٹھہرا ہوا ہے [41]۔
- تو مرد ہے، تو زن ہے، تو نوجوان لڑکی ہے، تو عمر رسیدہ آدمی ہے جو لاٹھی لئے رہا کھڑا ہو تو ہر طرف موجود ہے [42]۔
- اس میں تمام معبود ایک ہو جاتے ہیں [43]۔
- اے حیوانات کے مالک پرماتما تیری منہ کو تعظیم ہو، اے سب کے خدا تیرے آنکھ کو تعظیم ہو، تیرے قابل زیارت جسم کے آگے پیچھے کو تعظیم ہو، پیٹ کے لئے، زبان کے لئے، تیرے منہ کے لئے، دانتوں کے لئے، تیرے دانتوں کی بد بو کے لئے تعظیم ہو [44]۔
- صحیح علم دین کے سمجھنے والے 33 دیوتاوں کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف ایک ہی میں موجود ہے اور اس کے ذریعے سے اپنے صحیح اور فطری فرائض انجام دیتے ہیں [45]۔
- درن، اقائے اعلیٰ دیکھتا ہے گویا وہ نزدیک ہو جب کوئی شخص کھڑا ہوتا یا چلتا ہے اگر وہ لیٹے جاتا یا اُٹھتا ہے جب دو آدمی پاس بیٹھ کر کانا پوسی کرتے ہیں تو بھی شاہ درن کو اس کا علم ہوتا ہے اور وہ وہاں مثل ثالث کے موجود ہوتا ہے [46]۔
- یہ زمین بھی ستاروں کی ہے اور یہ آسمان بھی جس کے کنارے بعید ہے، دونوں سمندروں کی کمر ہے وہ پانی کے اس قطرے میں بھی موجود ہے اگر کوئی آسمان سے بھاگ کر جانا چاہتا ہے تو وہ بھی شاہ درن سے نہیں بچ سکتا اس کے جاسوس دنیا کے طرف بڑھتے ہیں اور ہزار آنکھوں سے اس زمین کی نگرانی کرتے ہیں [47]۔

قرآن کی رو سے خدا کا تصور: قرآن کریم ہمیں صرف ایک ہی خدا کی عبادت کرنے کا حکم دیتی ہو اور ایک سے زیادہ خداؤں کی پرستش کرے پر سخت وعیدے سناتی ہیں اور قرآن میں خدا کی جامع اور مختصر تعریف سورۃ اخلاص کی چار آیات میں موجود ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۙ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ [48] کہہ دیجیے وہ اللہ یکتا ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے یہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کی الوہیت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے: ﴿ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ ﴾ [49]

اللہ وہ زندہ جاوید ہستی جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہیں اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، وہ نہ سوتا ہے یہ اسے اونگھ لگتی ہے اور اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

قرآن کریم نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے مشابہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ارشاد خداوندی ہیں: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (50) کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں وہ سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہیں۔

اسی طرح قرآن کریم ان ہندوں کی غلط عقیدے کی اس بات پر بھی تردید کرتا ہے کہ اگر خدا ایک سے زیادہ ہوتے تو دنیا کا نظام درہم برہم ہو جاتا تھا،ارشاد خداوندی ہے: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾ (51) اگر زمین وآسمان میں ایک اللہ کے سوا اور بھی خدا ہوتے تو دونوں کا نظام بگڑ جاتا پس پاک ہے اللہ رب العزت ان باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔

اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے،ارشاد باری تعالیٰ ہیں: ﴿مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾ (52) اللہ نے کسی کو اپنا اولاد نہیں بنایا اور کوئی دوسرا خدا اس کے ساتھ نہیں ہیں اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنے خلق کو لے کر الگ ہو جاتا اور پھر وہ ایک دوسرے پھر چڑھ دوڑتے پاک ہے اللہ ان باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔

نتائج:

مذکورہ بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ:

1: جیساکہ اسلام میں ایک خدا کی عبادت کی جاتی ہے اسی طرح ہندو بھی زمانہ قدیم سے ایک خدا کی پوجا کے قائل تھے۔

2: شرک کا عقیدہ ہندوؤں میں بعد میں پیدا ہوگیا جس سے وہ تین خداؤں کے قائل ہو گئے۔

3۔ تثلیث کے بعد ہندوؤں کے ہاں دیوتاؤں کا ایک ایسا لامتناہی اور نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوا کہ خود ہندوؤں کی تعداد کم پڑ گئی اور ان کی دیوی دیوتاؤں کی تعداد ان سے بڑھ گئی۔

4: اپنے شرکیہ عقیدہ کے اثبات کے لئے ہندوؤں کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی حوالہ جات

1۔ ہندو دھرم کا خلاصہ اور انڈین فلاسفی، ڈاکٹر رادھا کرشن بحوالہ ہندوازم، عبدالحمید نعمانی، دار العلوم دیوبند، ص:۷

Hindū Dhram kā Khulāṣat awr Indian Philosophy, Dr.Rādhā Karshan Baḥawālat Hinduism, 'bd Al-Ḥamīd Nu'mānī,Dār Al-#ulūm Deoband, P:07

2۔ ہندو دھرم، ڈاکٹر رام پرشاد، ص ۱۰۲ تا ۱۰۳

Hindū Dhram, Dr.Rām Parshād, PP:102-103

3۔ ہندو سنسکرتی، پنڈت رام گودند ترویدی، ص:۳۳۹

Hindū Sansikratī, Pandat Rām G-ūdand Tardīdī, P:339

4۔ ہندو دھرم کوش، ڈاکٹر راج بلی پانڈے، ص:۷۰۲

Hindū Dharam Kosh, Dr.Rāj Balī Pāndy,P:702

[5]۔ ہندوازم، عبدالحمید نعمانی، دارالعلوم دیوبند، ص: ۷

Hinduism, ʻbd Al-Ḥamīd Nuʹmānī, Dār Al-#ulūm Deoband,P:07

[6]۔ فیروزآبادی، ابوطاہر محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ۲۰۰۵ء، مادہ س ل م

Fyrūz Aābādī, Abū Tāhir Muḥammad bin Yaʹqūb, Al-Qāmūs Al-Muḥīṭ,(M,assisah al-risālah, Berūit:2005), Madat: Sīn Lām Mīm

[7]۔ بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ، بیروت، ۲۰۰۲ء، ج: ۱، ص: ۱۹، رقم الحدیث ۵۰

Bukhārī, Abū ʻbd Allāh, Muḥammad bin Ismāʹīl, Al-Jāmʹ Al-Ṣaḥīḥ, (Dār Ṭawq Al-Najāt, Berūit:2002ac), Vol:01,P:19, Ḥadīth #50

[8]۔ الحجر: ۹

Al-Ḥijar,Verse:09

[9]۔ حسین فاروق، اسلامی اور ہندو معاشرے کا موازنہ اور تنقیدی جائزہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوجز، اسلام آباد، ۲۰۰۷، ص: ۹۰

Ḥusyn Fārūq, Islāmī awr Hindū Muʹāshry kā Mawāzanat awr Tanqīdī Jā,za, (National University of Modern Languages,Islāmabād:2007ac),P:90

[10]۔ آپ کا نام محمد بن احمد ہے، ابوریحان کنیت ہے۔ البیرونی کے نام سے مشہور ہے۔ ۹۷۳ء کو خوارزم کے مضافاتی گاؤں بیرون میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت کی وجہ سے البیرونی کہلائی۔ بوعلی سینا کے ہم عصر تھے۔ البیرونی نے تاریخ، ریاضی اور فلکیات پر کوئی سو سے زائد تصانیف لکھی ہے۔ ۱۰۴۸ء کو وفات ہوئے۔ زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، دارالعلم للملایین، بیروت، ۲۰۰۲ء، ج: ۵، ص: ۳۱۴

Zarkalī, Khyr Al-Dīn bin Maḥmūd, Al-Aʹlām, (Dār al-ʹlm Lil-Malāyīn, Berūit:2002ac), Vol:05,P:314

[11]۔ پروفیسر غلام رسول چیمہ، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، غلام رسول پبلیشرز، لاہور، ۲۰۱۲، ص: ۱۰۸

Professor Ghulām Rasūl Chīmat, Mazāhib ʻālam kā Taqāblī Muṭalʹat, (Ghulām Rasūl Publisherz, Lāhore:2012), P:108

[12]۔ ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک، اسلام اور ہندومت ایک تقابلی مطالعہ، زبیر پبلیشرز، لاہور، ص: ۱۰

Dr Zākir ʻbd al-Karīm Nā,īk, Islām Awr Hindūmat Ayk Taqāblī Muṭālʹat, (Zubayr Publisherz Lāhore), P:10

[13]۔ اپنشد ۱: ۶

Apanshd,1:6

[14]۔ الاخلاص: ۱

Al-Ikhlāṣ,Verse:01

[15]۔ اپنشد ۹: ۶

Apanshd,9:6

[16]۔ الاخلاص: ۳

Al-Ikhlāṣ,Verse:03

[17]۔ اپنشد ۹: ۴

Apanshd,09:04

[18]۔ الاخلاص: ۴

Al-Ikhlāṣ,Verse:04

[19]۔ اپنشد ۲۰: ۴

Apanshd,20:4

[20]۔الانعام: ۱۰۳

Al-An'ām, Verse:103

[21]۔اتھرویدا۳:۵۸

Atharwīd,3:58

[22]۔الرعد:۹

Al-Ra'd, Verse:09

[23]۔رگ وید:۱:۸

Ragwīd

[24]۔الفاتحہ:۱

Al-Fātihat,Verse:1

[25]۔رگ ویدا: ۳۴

Rag-wayd,1:34

[26]۔الفاتحہ:۲

Al-Fātihat,Verse:2

[27]۔یجرویدا۱۶۰:۴۰

Yjrūwayd,160:40

[28]۔الفاتحہ:۶،۷

Al-Fātihat,Verse:6-7

[29]۔رگ وید۳:۱۳۱

Rag-wayd,3:13

[30]۔یجروید۳:۳۲

Yjrūwayd,3:32

[31]۔یجروید۲:۳۲

Yjrūwayd,2:32

[32]۔یجروید۸:۲۰

Yjrūwayd,20:8

[33]۔اتھروید۲۸:۱۳

Atharwīd,28:13

[34]۔اتھروید۲۹: ۱۳تا۳۷

Atharwīd,29:13 -37

[35]مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، پروفیسر غلام رسول چیمہ، ص: ۱۶۴

Professor Ghulām Rasūl Chīmat, Mazāhib 'ālam kā Taqāblī Muṭāl'at, P:164

[36]۔محمد یوسف خان صاحب، تقابل ادیان، بیت العلوم لاہور، ص:۴۹تا۵۲

Muḥammad Yoūsaf Khān Ṣāhib, Taqābal Adyān, (Bayt Al-'ulūm, Lāhore),P:49-52

37۔ رگ وید ۹: ۳

Rag-wayd,9:3

38۔ پروفیسر غلام رسول چیمہ، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص: ۱۳۰

Professor Ghulām Rasūl Chīmat, Mazāhib ʻālam kā Taqāblī Muṭāl'at, P:130

39۔ یجر وید ۱: ۳۲

Yjrūwayd,1:32

40۔ یجر وید ۱۸: ۳۱

Yjrūwayd,18:31

41۔ رگ وید ۱۱: ۹۱

Rag-wayd,91:11

42۔ سام وید ۱۸: ۴۱

Sām wayd,18:41

43۔ اتھر وید ۱۳: ۱۰

Atharwīd,13:10

44۔ اتھر وید ۲: ۱۱ تا ۶

Atharwīd,2:11-6

45۔ اتھر وید ۲۷: ۱۰

Atharwīd,10:27

46۔ اتھر وید ۱۶: ۴

Atharwīd,16:4

47۔ اتھر وید ۱: ۴ تا ۵

Atharwīd,1:4-54

48۔ الاخلاص: ۱ تا ۴

Al-Ikhlāṣ,Verse:1-4

49۔ البقرہ: ۲۵۵

Al-Baqarah, Verse:255

50۔ الشوریٰ: ۱۱

Al-Shūrā,Verse:11

51۔ الانبیاء: ۲۲

Al-Anbiyā,,Verse:22

52۔ المؤمنون: ۹۱

Al-Mū,minūn, Verse:91